

ماں کے پیٹ میں کیا ہے؟

مصنف:

علامہ مفتی محمد فیض احمد اویسی قادری رضوی مدظلہ العالی
شیخ اشیر الدیوبہ استاد العلماء مدرس القریہ

بانی:

احمدنی (بفرزون)

ناشر: صدیقی پبلشرز (کراچی)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ماں کے پیٹ میں کیا ہے؟

از: رئیس التحریر مفتی فیض احمد اویسی مدظلہ العالی

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على

رسوله الكريم الامين وعلى آله وصحابه الطاهرين

اما بعد: حضور سرور عالم (ﷺ) ہوں یا اولیاء کرام انکا علم عطیہ ایزدی انہیں قرب الہی نصیب ہوتا ہے تو صفات الہیہ کے مظاہر بن جاتے ہیں اہلسنت کا عقیدہ بھی یہی ہے کہ ان حضرات کو دین الہی ہے۔ ایسا عقیدہ نہ شرک ہے نہ بدعت لیکن قوم کو انبیاء علیہم السلام بالخصوص اپنے نبی پاک (ﷺ) اور اولیائے کرام رحمہم اللہ کا ہر کمال شرک و بدعت نظر آئے اس کا علاج کون کرے؟ حالانکہ یہ حضرات ان کے علاوہ اور دوسری بہت سی چیزوں کے ایسے کمالات کے نہ صرف قائل ہیں بلکہ عامل بھی ہیں مثلاً الٹرا ساؤنڈ (Altra Sound) ایک سائنسی ایجاد ہے بالخصوص پڑھے لکھے لوگوں کو یقین ہوتا ہے کہ حاملہ کے پیٹ میں بچہ ہے یا بچی یہی اعتراض امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ پر ہوا کہ تم لوگ مسلمان تو کہتے ہو کہ پیٹ کے اندر بچہ یا بچی کا علم تو خاصہ خدا ہے حالانکہ سائنس کے اس آلہ (الٹرا ساؤنڈ) کے ذریعے سے معلوم کیا جاسکتا ہے کہ پیٹ میں بچہ ہے یا بچی آپ نے اس سوال کے جواب میں ضخیم رسالہ تحریر فرمایا لیکن اسمیں عقلی دلائل زیادہ ہیں فقیر کا موضوع بھی وہی ہے لیکن میرے مخاطب اسلام کے مدعی اور رسول اکرم (ﷺ) اور اولیاء کرام رحمہم اللہ کے علم کے منکر ہیں اس لئے فقیر کے دلائل نقلی ہیں۔

وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم و صلی اللہ تعالیٰ علی

حبیبہ الکریم الامین و علی آلہ و اصحابہ اجمعین۔

۱۴ جمادی الاول ۱۴۲۴ھ سے شنبہ بعد صلوة الظهر

فقیر القادری ابوالصالح محمد فیض احمد اویسی رضوی غفر له

اس مسئلہ کو سمجھنے سے پہلے چند امور سامنے رکھیے مسئلہ خود بخود سمجھ آ جائیگا۔ (۱) حضور سرور

عالم (ﷺ) فرشتوں کے بھی نبی ہیں اس بارے میں ایک فرشتے کا علم ملاحظہ ہو:

حدیث شریف: حضرت عبداللہ بن مسعود (رضی اللہ عنہ) سے مروی ہے کہ جب نطفہ ماں کے

پیٹ میں واقع ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ ارادہ کرتا ہے کہ اس سے کچھ پیدا فرمائے تو وہ نطفہ ماں کے رونگٹے رونگٹے یہاں تک کہ ماں کے ناخنوں اور بال بال میں پھیل جاتا ہے اسی طرح وہ چالیس روز تک اسی حالت میں رہتا ہے اس کے بعد اسی کو خون کی صورت میں جمع کر کے بچہ دانی میں پہنچایا جاتا ہے پہلی حدیث جمع کرنے کا یہی معنی ہے اس کے بعد چالیس روز تک خون رہتا ہے چالیس دن کے بعد علقہ بنتا ہے اسی طرح چالیسویں دن کے بعد مضغہ پھر چالیس دن اس میں روح پھونکنے کے لئے فرشتہ بھیجا جاتا ہے جو اس میں روح پھونکتا ہے۔ (بخاری شریف کتاب الانبیاء باب خلق آدم و ذریۃ ج ۱ ص ۶۹، مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، و مشکوٰۃ کتاب الایمان باب لایمان بالقدر الفصل الاول ص ۲۰ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی)

فائدہ: اس سے ثابت ہوا کہ انسانی نقشہ دوسرے چالیسویں کے بعد بنتا ہے اس لئے کہ نقشہ کشی

اسی حالت میں ممکن ہے اس سے قبل اگرچہ اللہ تعالیٰ کی قدرت بعید نہیں لیکن عادتاً ممکن نہیں اس کے بعد اللہ تعالیٰ فرشتے کو انسان کے لئے چار کلمات لکھنے کا حکم فرماتا ہے فائدہ: حدیث میں لفظ کلمات واقع ہے جو کلمۃ کی جمع ہے اس سے قضاء و قدر کا ہر ایک علیحدہ علیحدہ باب مراد ہے مثلاً وہ فرشتہ انسان کا رزق اور اجل یعنی اس کے عالم دنیا میں رہنے کے کل لمحات اور اسے کے اعمال اور پھر یہ کہ وہ بد بخت ہے یعنی ایسا کہ اس کے لئے دوزخ واجب اور نیک بخت یعنی اس کے لئے بہشت واجب ہوگی یہ تمام باتیں اس کی ماں کے پیٹ کے اندر موجودگی میں لکھی جاتی ہیں۔

یہ حدیث شریف اہلسنت و جماعت کے دلائل میں سے ایک ہے وہ یہ کہ اللہ تعالیٰ اپنے محبوب (ﷺ) اور ان کے طفیل دیگر محبوبوں کو مافی الارحام کا علم عطا فرماتا ہے۔

افسوس ان نادانوں پر کہ وہ ایک فرشتے کے لئے تو مانتے ہیں لیکن فرشتوں کے نبی (ﷺ) اور ان

کے آقا (ﷺ) کے لئے شرک کا فتویٰ لگاتے ہیں۔

(۲) ہمارے دلائل علم غیب کلی کے عموم میں یہ علم بھی ثابت ہے۔ علم کلی کے متعلق علماء کرام نے فرمایا: **أنه**

عليه السلام لم ينتقل من الدنيا حتى اعلمه الله بجمع المغيبات التي تحصل في الدنيا و

الآخرة۔ (تفسیر صاوی علی الجلالین ج ۲ ص ۸۳۳ مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ لاہور تحت

آیت یسئلونک عن الساعة ایان مرسها سورة الاعراف آیت ۱۸۷)

﴿ترجمہ﴾ حضور علیہ السلام دنیا سے نہ گئے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو دنیا اور آخرت کے

سارے علم دے دیئے۔

(۳) اور علوم خمسہ کے متعلق بھی علماء کرام نے تصریح فرمائی کہ **بولك ان تقول ان علم هذه**

بخمسة و ان كان لا يملكه الا الله لكن يجوز ان يعلمها من يشاء من محبه و اوليائه

بقرينته قوله تعالى ان الله عليم خبير على ان يكون الخبير بمعنى المخبر۔

(التفسيرات الاحمدية ص ۸۰ ۶۰ پارہ ۲۱ سورة لقمان تحت آية ۳۴ مطبوعہ مکتبہ حقانیہ پشاور)

﴿ترجمہ﴾ اور تم یہ بھی کہہ سکتے ہو کہ ان پانچوں علوم کو اگرچہ خدا کے سوا کوئی نہیں جانتا لیکن جائز

ہے کہ خدا تعالیٰ اپنے محبوبوں اور ولیوں میں سے جس کو چاہے سکھائے اس قول کے قرینے سے کہ اللہ تعالیٰ

جاننے والا بتانے والا خبیر بمعنی مخبر۔

(۴) اور اولیاء کرام کیلئے:۔ **و كيف يخفى امر الخمس عليه (ﷺ) والواحد من اهل**

التصرف من امته الشريفة لا يمكنه التصرف الا بمعرفة هذه الخمس۔ (الابريز شريف ص

۴۳۴ ج اول)

﴿ترجمہ﴾ حضور (ﷺ) پر علوم خمسہ کیسے پوشیدہ رہ سکتے ہیں جبکہ آپ کی امت کے کسی اہل

تصرف کو تصرف ممکن نہیں جب کے اس کو ان علوم خمسہ کی معرفت حاصل نہ ہو۔

(۵) دوسرے مقام پر فرماتے ہیں **فهو (ﷺ) لا يخفى عليه شيء من الخمس المذكور**

۔ في الآيات الشريفة و كيف يخفى عليه ذلك و الا قطاب السبعة من امته الشريفة يعلمونها

وهم دون الغوث فكيف بالغوث فكيف بسيد الاولين و الاخرين الذي هو سبب كل شئ و

منہ کل شئی۔ (الابریز شریف ص ۱۰ ۳ جلد ۲ مکتبہ ادارة الافتاء العام وزارة الاوقاف السوديه)

﴿ترجمہ﴾ حضور علیہ السلام پر ان پانچوں مذکورہ میں سے کچھ بھی چھپا ہوا نہیں اور حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) پر

یہ امور مخفی کیوں کر ہو سکتے ہیں حالانکہ آپ کی امت کے سات قطب ان کو جانتے ہیں حالانکہ وہ غوث سے مرتبہ میں نیچے ہیں، پھر غوث کا کیا کہنا پھر حضور علیہ السلام کا کیا پوچھنا جو تمام اولین و آخرین کے سردار ہیں اور وہ ہر چیز کے سبب ہیں اور ہر چیز ان سے ہے۔

(۶) سید علی الخواص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد ہے: **لا یکمل الرجل عندنا حتی یعلم**

حرکات مریدہ فی انتقالہ فی الاصلاب وهو نطفته من یوم ألت بربکم الی استقر ارہ

الجنة او النار۔ (الکبریٰ الاحمر بها مش الیواقیت والجواهر الباب الرابع واثمانین ومأتین

ج ۲ س ۳۳۰ دار الاحیاء والتراث بیروت)

﴿ترجمہ﴾ ہمارے نزدیک تو آدمی تب تک کامل نہیں ہوتا جب تک اس کو اپنے مرید کی حرکتیں اس

کے آباء کی پیٹھ میں معلوم نہ ہوں یعنی جب تک یہ معلوم نہ کرے کہ یوم الست سے کس کی پیٹھ میں ٹھہرا اور اس نے کس وقت حرکت کی یہاں تک کہ اس کے جنت اور دوزخ میں قرار پکڑنے کے حالات جانے۔

(۷) تاج العارفین شیخ ابوالوفاء فرماتے ہیں: **لا یکون الشیخ شیخا حتی یعرف من کاف**

الی قاف فقیل له ما کاف وما قاف فقال یطلعه الله عزوجل علی جمیع ما فی الکوین من

ابتداء خلقه بکن الی مقام وقفوهم انهم مسؤولون۔ (بہجة الاسرار ص ۱۰۰ پروگریس

بکس اردو بازار لاہور)

﴿ترجمہ﴾ کوئی شخص اس وقت تک کامل نہیں ہو سکتا جب تک کاف سے قاف تک کی معرفت

حاصل نہ کر لے۔ پوچھا گیا کاف اور قاف کیا ہوتے ہیں؟ آپ نے فرمایا اللہ عزوجل اس شیخ کامل کو دونوں

جہاں کی تمام مخلوقات کی اطلاع دیتا ہے یعنی کلمہ گن پیدائش ابتدا سے لے کر دوزخ کے اس مقام تک کی

اطلاع جہاں دوزخیوں کو کھڑا کر کے ان سے سوال کیا جائے گا۔

فائدہ: یہ حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) کے غلاموں کا علم ہے۔ جس آقا کے غلاموں کا اتنا علم ہو کہ وہ ابتدائے

آفرینشِ خلق سے لے کر مخلوق کے جنت اور دوزخ میں جانے تک کے تمام حالات جانتے ہیں اس آقا ﷺ کا اپنا علم کتنا ہوگا؟

(۸) صاحب تفسیر عرائس البیان آیت ”ويعلم مافی الارحام“ کے ماتحت فرماتے ہیں :

وسمعت ايضا من بعض اولياء الله اوليا انه اخبر مافی الرحم من ذكر وانثى ورأيت بعيني ما أخبر۔ (التفسير عرائس البیان)

﴿ترجمہ﴾ میں نے بعض اولیاء اللہ سے یہ بھی سناہ کہ انہوں نے ”مافی الرحم“ کی خبر دی کہ پیٹ میں لڑکا ہے یا لڑکی۔ اور میں نے اپنی آنکھ سے دیکھ لیا کہ انہوں نے جیسی خبر دی ویسا ہی وقوع میں آیا۔ دلائل سے ثابت ہو گیا کہ ملائکہ، صحابہ اولیاء کرام کو مافی الارحام کا علم عطا ہوتا ہے تو۔ پھر حضور امام الاولین والآخرین (ﷺ) سے یہ علم کیونکر رہ سکتا ہے جبکہ وہ تمام مخلوقات سے افضل اور علم ہیں اور یہ صرف قیاس آرائی نہیں بلکہ حقیقت ہے کہ حضور (ﷺ) کو اللہ تعالیٰ نے علم مافی الارحام عطا فرمایا جس کے شواہدان گنت ہیں۔

باب نبی پاک (ﷺ) کے علم مافی الارحام کی

احادیث :

(۱) حضور سرور عالم (ﷺ) نے حضرت امام حسین علیہ السلام کے پیدا ہونے کی خبر دی، جیسا کہ مشکوٰۃ شریف میں روایت ہے کہ اُم فضل رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضور (ﷺ) کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ میں نے آج شب ایک نہایت ناپسندیدہ خواب دیکھا ہے حضور (ﷺ) نے فرمایا وہ کیا؟ عرض کی وہ بہت سخت ہے فرمایا: ہے کیا؟ عرض کیا: میں نے دیکھا کہ گویا ایک ٹکڑا حضور (ﷺ) کے جسم اقدس سے کاٹا گیا اور میری گود میں رکھا گیا۔ تو سرکار (ﷺ) نے فرمایا۔

رأيت خیر اتلد فاطمته ان شاء الله غلاما یكون فی حجرک فولدت فاطمة

الحسین فكان حجری كما قال رسول الله (ﷺ) (مشکوٰۃ باب مناقب اهل بیت النبی

الفصل الاول ص ۵۸۲ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی)

﴿ترجمہ﴾ تو نے اچھا خواب دیکھا ہے انشاء اللہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ہاں لڑکا ہوگا اور وہ تیری گود میں ہوگا پس خاتون جنت رضی اللہ عنہا نے حسین کو جنا تو وہ میری گود میں آئے جیسے کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا تھا۔

(۲) حضور نبی پاک (صلی اللہ علیہ وسلم) نے امام مہدی رضی اللہ عنہ کے پیدا ہونے کی خبر سنائی جو بعد میں پیدا ہوں گے جو صحیح حدیثوں میں مذکور اور عوام الناس میں مشہور ہے۔ یہ خبر آپ نے لڑکا پیدا ہونے کی اس وقت دی جبکہ نطفہ باپ کی پیٹھ میں نہیں بلکہ اس سے بھی بہت پہلے۔ امام مہدی رضی اللہ عنہ کے متعلق تفصیل و تحقیق فقیر کی کتاب ”امام مہدی“ (زیر طبع) اور آئینہ شیعہ (مطبوعہ مکتبہ اویسیہ رضویہ بہاولپور) کی شرح میں ہے۔

(۳) عن انس قال مات ابن لابی من ام سلیم فقال اهلها لا تحدثوا ابا طلحة بانه حتى اكون انا احدته قال فجاء فقربت اليه عشاء فاكل وشرب قال ثم تصنعت له احسن ما كان تصنع قبل ذلك فوقع بها فلما رأت انه قد شبع واصاب منها قالت يا ابا طلحة اریأت لو ان قوماً اعارو عاریتم بیت فطلبوا اعاریتم الهم ان یمنعوهم؟ قال لا قالت فا حاسب ابنك قال فغضب فقال ترکتینی حتی تطلخت ثم اخبرتنی بابنی فانطلق حتی اتی رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) فاخبره بماء كان فقال رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) بارک له لکما غابری لیتکما قال فحملت۔ (مسلم کتاب الفضائل باب فضائل ام سلیم رضی اللہ عنہا ام انس بن مالک ج ۲ ص ۲۹۲ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ و ایچ ایم سعید کمپنی کراچی)

﴿ترجمہ﴾ حضرت انس رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ابو طلحہ کا بیٹا جو ام سلیم کے پیٹ سے تھا فوت ہو گیا تو انھوں نے اپنے گھر والوں سے کہا ابو طلحہ کو خبر نہ کرنا ان کے بیٹے کی۔ جب تک کہ میں خود نہ کہوں۔ آخر ابو طلحہ شام کو گھر آئے ام سلیم شام کا کھانا لائیں۔ انہوں نے کھایا اور پیا پھر ام سلیم نے اچھی طرح بناؤ و سنگھار کیا ان کے لئے یہاں تک کہ انہوں نے جماع کیا ان سے۔ جب ام سلیم نے دیکھا کہ وہ سیر ہو گئے اور ان کے ساتھ صحبت بھی کر چکے تو اس وقت انہوں نے کہا اے ابو طلحہ! اگر کچھ لوگ اپنی چیز کسی گھر مانگنے پر دے دیں پھر اپنی چیز مانگیں تو کیا گھر والے اس کو روک سکتے ہیں؟ ابو طلحہ نے کہا نہیں روک سکتے ام سلیم نے کہا تو

میں تم کو خبر دیتی ہوں تمہارے بیٹے کے فوت ہو جانے کی یہ سن کر ابو طلحہ غصہ ہوئے اور کہنے لگے تو نے مجھ کو خبر نہ کی یہاں تک کہ میں آلودہ ہوا اب مجھ کو خبر کی۔ پس وہ چلے رسول اللہ (ﷺ) کی بارگاہِ قدس میں حاضر ہوئے اور جو کچھ معاملہ ہوا تھا وہ عرض کر دیا تو رسول اللہ (ﷺ) نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تم کو برکت دے تمہاری گزری ہوئی رات میں ام سلیم حاملہ ہو گئیں۔

فائدہ : حدیث شریف سے واضح ہوا کہ رسول اللہ (ﷺ) نے اپنے صحابی کو ایک خفیہ بات کی خبر دے کر اس کی بیوی کے حاملہ ہونے کی اطلاع دی۔ چنانچہ اسی روایت میں ہے کہ فولدت غلاماً تو بی بی کو بچہ پیدا ہوا اور کمال نہ صرف حضور سرور عالم (ﷺ) تک محدود تھا بلکہ آپ کے فیضانِ کرم سے آپ کے فیض یافتگان اور آپ کی امت کے اولیاء کرام کو بھی حاصل تھا چنانچہ ملاحظہ ہو:

(۴) عن عرو۔ قال لقی رسول الله (ﷺ) رجلاً من اهل البادية وهو يتوجه الى بدر لقيه بالروحاء فسائله القوم عن خبر الناس فلم يجدو عنده خبراً فقالوا له سلم علي رسول الله (ﷺ) فقال اوفيكم رسول الله (ﷺ)؟ قالو نعم قالوا الا عربى فان كنت رسول الله فاخبرني مافى بطن نافتي هذه فقال له سلمة بن سلامة بن وقش وكان غلاماً حدثاً لا تسال رسول الله (ﷺ)؟ انا اخبرك نزوت عليهما ففى بطنها صخلة منك۔ (رواه الحاكم فى المستدرک على الصحيحين، منقبة شريفة لمسلمة بن سلامة وقال هذا صحيح مرسل ج ۴ ص ۵۱۸ رقم الحديث ۵۸۲۲، ۵۸۲۲ مطبوعه دار المعرفته بيروت وحكاہ هشام فى سيرته عنوان غزوة بدر الكبرى الرجل اعترض رسول الله وجواب سلمة له ص ۲۵۳، مطبوعه دار لكتب العلمية بيروت ونقلها الدميرى فى حيو۔ة الحيوان ج ۱ ص تحت لفظ "الصخلة" مكتبه حقانيه پشاور)

﴿ترجمہ﴾ عروہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ (ﷺ) بدر کی جنگ کو جا رہے تھے تو مقامِ روحا پر ایک بدو ملا اس سے صحابہ رضی اللہ عنہم نے کچھ حالات پوچھے لیکن اس نے کچھ نہ بتایا پھر اسے کہا گیا کہ رسول اللہ (ﷺ) کو سلام عرض کیجئے۔ کہا: کیا تم میں رسول اللہ ہے؟ صحابہ کرام نے کہا: ہاں۔ اعرابی بدو

نے کہا بتاؤ میری انٹنی کے پیٹ میں کیا ہے؟ سلمہ رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ (ﷺ) سے نہ پوچھو میری طرف متوجہ ہو میں تجھے خبر دیتا ہوں۔ کہا اس کے پیٹ میں تیری نالائق حرکت کا نتیجہ ہے۔

فائدہ: اس سے ثابت ہوا کہ حضور (ﷺ) کے صحابہ کرام علیہم الرضوان میں سے نوعمر صحابی نے پیٹ کا حال بتا دیا حضور (ﷺ) نے اعرابی کا یہ سوال سن کر خاموشی اس لئے فرمائی تاکہ اس کی نالائق حرکت کا پردہ فاش نہ ہو لیکن اس نوعمر صحابی نے اعرابی کو بتا دیا کہ اس اونٹنی کے پیٹ میں کس کا علقہ ہے۔ حضور سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام کی رؤف رحیمی پر قربان جنہوں نے علم ہونے کے باوجود اس اعرابی کا پردہ فاش کرنا مناسب نہ سمجھا۔ اور اس صحابی کا یہ خبر دینا اس بات کی دلیل ہے کہ آقا دو عالم (ﷺ) کے علم کی شان تو بہت بلند ہے بلکہ ان کی بدولت غلاموں کو بھی ”مانی الارحام“ کا علم ہوتا ہے یہی وجہ تھی کہ اعرابی حیران ہو گیا۔

(۵) عن عائشہ زوجہ النبی (ﷺ) انہا قالت ان ابا بکر الصديق كان نحلها

جداد عشرین وسقا من ماله بالغابة فلما حضرته الوفاة قال واللہ یا بنیة ما من الناس احد احب الی غنی بعدی منك ولا علیی فقر ا بعدی منك وانی کنت نحلک جداد عشرین وسقا فلو کنت جددته وحرزته کان لك ونما هو الیوم مال وارث وانما هی اسماء فمن الاخرای قال ذو بطن ابنة خارجة اراها جاریة۔ (البهیقی ج ۶ ص ۱۸۰، والطحطاوی کتاب الوصایا من الاموال ج ۱ ص ۳۸۹ مطبوعه مكتبه حقانيه ملتان تاریخ الخلفاء فصل فی مرضه ای ابی بکر ووفاته وصيته ص ۸۳ مطبوعه مير محمد كتب خانہ، ص ۶۳، ۶۴ قدیمی کتب خانہ کراچی ص۔ اصابہ ص ۶۸۶)

﴿ترجمہ﴾ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے ان کو ایک درخت کھجور کا دے دیا تھا جس سے بیس و سق کھجوریں حاصل ہوتی تھیں جب ان کی وفات کا وقت قریب آیا تو انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ اے بیٹی! خدا کی قسم مجھے غنی ہونا بہت پسند ہے اور غریب ہونا ناگوار۔ اس درخت سے اب تک جو کچھ تم نے نفع اٹھایا ہے وہ تمہارا تھا لیکن میرے

بعد یہ مال وارثوں کا ہے اور وارث تمہارے دو بھائی اور دو بہنیں ہیں اس ترکہ کو موافق حکم شرع کے تقسیم کر لینا۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا ایسا ہو سکتا ہے لیکن میری صرف ایک بہن اسماء ہی ہیں آپ نے دوسری کونسی بتادی؟ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا! ایک تو اسماء ہیں دوسری بہن تمہاری ماں کے پیٹ میں ہے میں جانتا ہوں کہ وہ لڑکی ہے۔ پس ام کلثوم پیدا ہوئیں۔ ایسے بے شمار واقعات اولیائے کرام کے ہیں صرف ایک واقعہ ملاحظہ ہو۔

(۶) استاذ الکل حضرت شاہ عبدالعزیز محدث رحمۃ اللہ علیہ بستان المحدثین میں فرماتے ہیں **نقل**

می کنند کہ والد شیخ ابن حجر دافر زندنی زیست کشیدہ خاطر بحضور شیخ

فرمود از پشت تو فرزندنی خواهد بر آمد کہ بعلم دنیا دا پر کند۔ (بستان

المحدثین علامہ ابن حجر کے عجائب قرائت حدیث میں اصل فارسی ص ۳۰۴ مطبوعہ

ایچ ایم سعید کمپنی کراچی، اردو ص ۱۹۴ مطبوعہ میر محمد کتب خانہ کراچی)

﴿ترجمہ﴾ یعنی شیخ ابن حجر عسقلانی کے والد ماجد کی اولاد زندہ نہیں رہا کرتی تھی ایک روز رنجیدہ

ہو کر اپنے شیخ کے شیخ کے حضور میں پہنچے۔ شیخ نے فرمایا کہ تیری پشت سے ایسا فرزندِ ارجمند پیدا ہوگا کہ جس کے علم سے دنیا بھر جائے گی۔ چنانچہ ابن حجر پیدا ہوئے۔

سوال: اللہ تعالیٰ یہ علم اپنے لئے بتاتا ہے تم انبیاء اور اولیاء کے لئے ثابت کرتے ہو چنانچہ فرمایا۔

ويعلم ما فی الارحام۔ (پارہ ۲۱ سورۃ لقمان آیت ۳۴)

﴿ترجمہ کنز الایمان شریف﴾ اور اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے کہ ماؤں کے پیٹ میں کیا ہے۔

جواب: ہمارا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی صفات میں سے ہے **ان اللہ یصور کم فی الارحام**

کیف یشاء۔ بے شک اللہ تعالیٰ تمہاری صورتیں تمہاری ماؤں کے پیٹوں میں بناتا ہے۔ یہی دلیل حضور

(صلی اللہ علیہ وسلم) نے نصاریٰ کو سنائی جبکہ وہ عقیدہ رکھتے تھے کہ عیسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے بیٹے ہیں لیکن عیسائی

لاجواب ہو گئے ان کے پاس کوئی مضبوط دلیل نہیں تھی جس سے ثابت کر سکتے کہ عیسیٰ علیہ السلام خدا ہیں اسی

لئے عیسائیوں نے اپنی ہار مان لی تھی بفضلہ تعالیٰ ہم یہ عقیدہ رکھتے ہیں اور ساتھ یہ بھی کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ

نے اپنے فضل و کرم سے اپنی مخلوق میں سے بہت سے افراد کو ”مافی الارحام“ کے علوم سے نوازا جسکا ہم تمام مدعیان توحید کو اعتراف ہے اور ایسا نہ مانیں تو پھر ہم مؤحد نہیں رہ سکتے کیونکہ احادیث مبارکہ میں اس کا ثبوت موجود ہے کہ حضور سرور عالم (ﷺ) باعلام اللہ تعالیٰ ”مافی الارحام“ علم رکھتے ہیں اور آپ کے فضل سے آپ کی امت کے اولیاء کرام کو بھی بے عطاء الہی اس کا علم حاصل ہے۔

احادیث مبارکہ

(۱) عن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال لی النبی (ﷺ) سیولد لك بعدی غلام قد

نحلتہ اسمی و کنیتی۔ (رواہ البہیقی ۳۸۰ جماع ابواب اختیار النبی (ﷺ) بالكوائن بعدہ دارالکتب العلمیہ بیروت)

﴿ترجمہ﴾ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حضور (ﷺ) نے فرمایا عنقریب تمہیں بچہ عطا ہوگا میں نے

اسے اپنا نام اور کنیت عطا کی۔

فائدہ: اس سے مراد حضرت محمد بن الحنفیہ رضی اللہ عنہ ہیں کہ ان کی ولادت حضور سرور عالم (ﷺ) کے

وصال کے بعد ہوئی اور آپ کا اسم گرامی محمد تھا تو کنیت ابوالقاسم تھی اس میں علم ”فی الارحام“ کے علاوہ علم مافی الغد بھی ہے۔

(۲) عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال حدثنی ام الفضل قالت مررت بالنبی (ﷺ)

فقال انک حامل بغلام فاذا ولدت فأتینی به قالت فلما ولدته أتیتہ به فازن فی اذنه الیمنی

وأقام فی اذنه الیسری وأباه من ریقہ وسماه عبد اللہ وقال اذہبی بابی الخلفاء (قالت)

فأخبرت العباس فأتاہ فذکر له فقال هو ما أخبرتک هذا أبو الخلفاء حتی یکون منهم

سفاح حتی یکون منه المہدی۔ (حجة اللہ علی العالمین الباب السابع فی معجزاتہ

المتعلقته باخبارہ بالمغیبات (ﷺ) الفصل الاول بحال بنی العباس ص ۳۸۱ مطبوعہ مرکز

اہل سنت برکات رضا فوربندر گجرات الہند)

﴿ترجمہ﴾ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ مجھے میری والدہ ام الفضل نے بیان کیا کہ رسول

اللہ (ﷺ) کے ہاں گذریں آپ اس وقت حجرہ میں تھے فرمایا کہ تیرے پیٹ میں بچہ ہے جب پیدا ہوا تو اسے میرے پاس لے آنا فرماتی ہیں جب میں نے اسے جنتا تو میں اسے حضور علیہ السلام کی خدمت میں لے آئی آپ نے اس کے دائیں کان میں اذان اور بائیں کان میں اقامت کہی اور اس کے منہ میں لعابِ دہن ڈال کر اس کا نام عبد اللہ رکھا اور فرمایا کہ خلفاء کے باپ کو لے جائیں نے یہ خبر عباس کو سنائی تو وہ حضور (ﷺ) کی خدمت میں آئے اور عرض کی آپ (ﷺ) نے یہ کیا فرمایا آپ (ﷺ) نے فرمایا اس سے سفاح پیدا ہوگا اور اسی سے مہدی پیدا ہوگا۔

عرائس البیان میں ”یعلم مافی الارحام“ کے تحت لکھتے ہیں کہ ”سمعت ایضا من بعض

الاولیا انه اخبر مافی الرحم من ذکر و انشی رأیت بعینی ما خبر“

﴿ترجمہ﴾ میں نے بعض اولیاء سے سنا کہ انہوں نے ماں کے پیٹ کی خبر دی کہ لڑکا ہے یا لڑکی ہے اور میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ جیسے انہوں نے کہا ویسے ہی ہوا۔

عجوبہ: مخالفین کی بد قسمتی سمجھئے یا ازلی پھٹکار کہ وہ ہر کمال جو نبی پاک (ﷺ) اور ان کے سچے

جانشین اولیاء کرام کے لئے مانا جائے تو شرک اور حرام کہیں گے لیکن ان کے علاوہ دیگر مخلوق کے لئے عین اسلام بتائیں گے اس بات سے اندازہ لگائیے کہ انہیں نبوت و ولایت سے کتنا بغض و عداوت ہے۔

دیوبند کے حکیم مولوی اشرف علی تھانوی کے والد صاحب کی اولاد، نرینہ زندہ نہیں رہتی تھی اس کی

خوشدامن صاحبہ (ساس) نے حسرت بھرے لہجے میں اسکا ذکر ایک مشہور صاحب خدمت مجذوب بزرگ

حافظ غلام مرتضیٰ صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے کیا جس پر حافظ صاحب نے فرمایا انشاء اللہ عزوجل اس کے دو

لڑکے ہوں گے اور اولاد زندہ رہیں گے ایک کا نام اشرف علی رکھنا اور دوسرے کا نام، اکبر علی، چنانچہ حافظ

صاحب کی پیشن گوئی کے مطابق تھانہ بھون (ضلع مظفرنگر ہندوستان) میں مولانا اشرف علی تھانوی کی

پیدائش ہوئی۔ (اردو دائرہ معارف اسلامیہ جلد دوم ص ۷۹۳ پنجاب یونیورسٹی لاہور)

یہ واقعہ تفصیل کے ساتھ تھانوی صاحب کی سوانح ”اشرف السوانح“ اور اس کی اپنی تصنیف ”بواد

النواد“ اور ”بہشتی زیور“ کے اول میں اور ”اضافت الیومیہ“ میں موجود ہے اور ہم نے مختصر لکھا ہے تفصیل

پڑھیں گے تو عجائبات نظر آئیں گے یہاں ہم نے یہ بتانا ہے کہ اللہ والے بقول تھانوی نہ صرف مافی الارحام و مافی الغد جانتے ہیں بلکہ بچے عطا فرماتے ہیں بلکہ نامردوں کو مرد بناتے ہیں وغیرہ وغیرہ۔

حضور (ﷺ) نے فرمایا: **انی لاعرف اسمائهم واسماء آبائهم ولو ان خبولهم خبر فو**

ارس او من خیر فوارس علی ظهر الارض۔ (مسلم کتاب الفتن باب فصل فی اشرط

الساعة ج ۲ ص ۳۹۶ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی مشکوہ کتاب الفتن باب

الملاحم الفصل الاول ص ۶۸ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی)

﴿ترجمہ﴾ میں ان (دل و جان سے جہاد کی تیاری کرنے والوں) کے نام ان کے باپ دادوں کے

نام ان کے گھوڑوں کے رنگ پہچانتا ہوں وہ روئے زمین پر بہتر سوار ہیں تفصیل دیکھئے فقیر کی کتاب ”قیامت کی

نشانیوں“

فائدہ: غور فرمائیے وہ بندگان خدا جو ابھی عالم ارواح میں ہیں اور پھر سینکڑوں سال بعد امام

مہدی رضی اللہ عنہ کے لشکر میں دجال کا مقابلہ کریں گے حضور (ﷺ) نہ صرف انہیں بلکہ ان کے آباؤ اجداد

کو نام بنام جانتے ہیں بلکہ اس جہاد میں جتنے گھوڑے ہونگے ان کی تعداد اور ان کے رنگ بھی جانتے ہیں یہ تو

علم ”مافی الارحام“ سے آگے بڑھ گیا۔ لیکن بد قسمت لوگ تا حال اپنی ضد میں ہیں کہ پانچ علموں کو کوئی نہیں

جانتا، اس حدیث شریف میں ”**مافی الارحام**“ کے علاوہ ”مافی الغد“ کا علم بھی ہے گویا کہ آپ ابھی

حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ اور دجال کا مقابلہ اور جنگ اور دونوں کی فوج اور ان کے سپاہیوں کا نقشہ

سامنے رکھ کر سب کچھ ارشاد فرما رہے ہیں۔

(۴) اسی مشکوٰۃ باب القدر میں ہے کہ ایک دن نبی پاک شاہ لولاک (ﷺ) اپنے دونوں مبارک

ہاتھوں میں دو کتابیں لیے ہوئے جمع ہوئے مجمع صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں تشریف لائے اور داہنے ہاتھ

والی کتاب کے متعلق فرمایا کہ اس میں تمام جنتیوں کے نام مع ان کے آباؤ اجداد اور قبیلوں کے نام ہیں اور

دوسری کتاب میں تمام دوزخیوں کے نام مع ان کے آباؤ اجداد اور قبیلوں کے نام ہیں۔ (ملخصاً)

(مشکوٰۃ کتاب الایمان باب الایمان بالقدر الفصل الثانی ص ۷ مطبوعہ قدیمی کتب

خانہ کراچی)

فائدہ: اس حدیث شریف سے واضح ہوا کہ گذشتہ لوگوں کے علاوہ ایک ایک آنے والے کو آپ (ﷺ) جانتے ہیں اور انکے انجام کو بھی۔ جس ہستی پاک (ﷺ) کے علم کی یہ وسعت ہے ان کے لئے ’’ما فی الارحام‘‘ علم کی وسعت کا کیا کہنا۔

تفسیر خازن تحت آیت: ’’ما کان اللہ لیذر المؤمنین علیٰ ما انتم علیہ‘‘ میں ہے:

قال رسول اللہ علیہ السلام عرضت علی امتی فی صورہا فی الطین کما عرضت علی آدم وأعلمت من یومن بی ومن یکفر بی فبلغ ذلک المنافقین قالو استهزاء زعم محمد انه یعلم من یومن بہ ومن یکفر ممن لم یخلق بعد ونحن معہ وما یعرفنا ذلک رسول اللہ علیہ السلام فقام علی المنبر فحمد اللہ وأثنی علیہ ثم قال ما بال اقوام وطعنو فی علمی لا تسلئونی عن شئی فیما بینکم و بین الساعۃ الا نبأتکم بہ۔ (تفسیر خازن ج ۱ ص ۳۲۸ پارہ ۴ سورۃ ال عمران آیت ۱۷۹ مطبوعہ صدیقہ کتب خانہ اکوڑہ خٹک)

﴿ترجمہ﴾ حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ مجھ پر میری امت پیش فرمائی گئی اپنی اپنی صورتوں میں مٹی میں۔ جس طرح حضرت آدم (علیہ السلام) پر پیش ہوئی تھی میں نے جان لیا کون مجھ پر ایمان لائے گا کون کفر کرے گا۔ یہ خبر منافقین کو پہنچی تو ہونہس کر کہنے لگا کہ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ان کو لوگوں کی پیدائش سے پہلے ہی کافر و مومن کی خبر ہوگی ہم تو ان کے ساتھ ہیں اور ہم کو نہیں پہنچانتے یہ خبر حضور علیہ السلام کو پہنچی تو آپ منبر پر کھڑے ہوئے اور خدا کی حمد و ثنا کی پھر فرمایا کہ قوموں کا حال ہے کہ میرے علم پر طعن کرتی ہیں اب سے قیامت تک کسی چیز کے بارے میں پوچھو گے میں تم کو خبر دوں گا۔

فائدہ: اس سے واضح ہوا کہ حضور نبی پاک (ﷺ) کے علم پر طعن کرنا منافقوں کا طریقہ ہے اور آج جس پارٹی کو منافقین کی وراثت نصیب ہے ان کو ان کی وراثت مبارک۔

غور فرمائیے! جس ذات اقدس (ﷺ) کو کائنات کے ذرہ ذرہ کا علم ہے اس کے لئے ’’ما فی

الارحام‘‘ کا علم کیا شے ہے؟

علم مافی الارحام للاولیا

یہ کمال تو حضور نبی پاک (ﷺ) کے غلاموں کو باذن تعالیٰ حاصل ہے۔

چند حوالہ جات حاضر ہے ہیں:-

فرشتہ: یہ تقدیر کے فرشتے ہیں جس کی تفصیل حدیث کی ابتدا میں گزری ہے۔

حدیث: مشکوٰۃ شریف میں بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ موجود ہے وہ یہ کہ **”ثم یبعث اللہ**

ملکا باریع کلمات فیکتب عملہ واجلہ ورزقہ وشقی او سعید“ (مشکوٰۃ شریف کتاب

الایمان باب الایمان بالقدیر ص ۲۰ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی)

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ فرشتے کو معلوم ہوتا ہے کہ بندہ کب تک زندہ رہے گا اور کیا عمل کرے گا

کل تو درکنار تمام عمر کے احوال سے خبردار ہوتا ہے اور وہ بھی اس وقت جب بچہ ماں کے پیٹ میں ہے۔

تبصرہ اویسی غفرلہ: یہ عام فرشتہ ہے جس سے اولیاء امت افضل ہیں ہاں اولیاء

امت سے ملائکہ مقربین (جیسے جبرائیل، میکائیل، اسرافیل، عزرائیل علیہم السلام افضل ہیں۔

☆ تفصیل شرح عقائد و نبراس میں ملاحظہ ہو۔

صدیق اکبر رضی اللہ عنہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے اپنی وفات کے وقت انہیں بتا دیا کہ بنت خارجہ حاملہ ہیں اور ان کے

پیٹ میں لڑکی دیکھتا ہوں چنانچہ ”تاریخ الخلفاء“ میں علامہ جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ تعالیٰ لکھتے ہیں:

وأخرج مالك عن عائشه أن ابابكر نحلها جداد عشرين وسقا من ماله بالغابة فلما

حضرتہ الوفاتہ قال یا بنیہ واللہ ما من الناس احد احب الی غنی منک ولا اعز علی فقراً

بعدی منک وانی کنت نحلک جداد عشرين وسقا فلو کنت جددته واحترزتہ کان

لک ونما هو الیوم مال وارث وانما هو أ خوک وختاک فاقسموہ علی کتاب اللہ فقالت یا

ابت واللہ لو کان کذا ترکته انما ہی اسما فمن الاخری قالوا ذو بطن ابنہ خارجه أراها

جاریة وأخرج ابن سعد وقال فی اخره يقال ذات بطن ابنہ خارجه قد ألقه فی روعی

انہا جارية فاستو صی بها خیر ا فولدت ام کلثوم۔ (تاریخ الخلفاء فصل فی مرضه ای ابی بکر ووفاته ووصیة ص ۸۳ مطبوعه میر محمد کتب خانہ، ص ۶۳، ۶۴ قدیمی کتب خانہ کراچی، کرامات صحابہ)

﴿ترجمہ﴾ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت صدیق اکبر نے ان کو ایک درخت کھجور کا دے دیا تھا جس سے بیس و سق کھجوریں حاصل ہوتی تھیں جب ان کی وفات کا وقت قریب آیا تو انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ اے بیٹی خدا کی قسم مجھے تیرا غنی ہونا بہت پسند ہے اور غریب ہونا بہت ناگوار۔ اس درخت سے اب تک جو کچھ تم نے نفع اٹھایا ہے وہ تمہارا تھا لیکن میرے بعد یہ مال وارثوں کا ہے تمہارے صرف دونوں بھائی اور دونوں بہنیں ہیں اس ترکہ کو موافق حکم شرع تقسیم کر لینا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا ایسا ہو سکتا ہے لیکن میری تو صرف ایک بہن اسماء ہی ہیں۔ آپ نے دوسری کون سی بتادی۔ حضرت صدیق اکبر نے فرمایا کہ ایک تو اسماء ہیں دوسری بہن تمہاری ماں کے پیٹ میں ہے میں جانتا ہوں کہ وہ لڑکی ہے، پس ام کلثوم پیدا ہوئیں۔

نوٹ: اس قسم کے بے شمار واقعات احادیث مبارکہ اور کتب اسلام میں ان گنت ہیں فقیر نے چند نمونے صرف اثبات مسئلہ کے لئے عرض کئے ہیں اس سے بہت زیادہ واقعات فقیر نے اپنی تصنیف ”نور الہدی فی علم ما ذا تکسب خدا“ عرف ”کل کیا ہوگا“ میں جمع کیے ہیں۔

وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم و صلی اللہ تعالیٰ علی

حبیبہ الکریم الامین و علی آلہ واصحابہ اجمعین۔

۱۴ جمادی الاول ۱۴۲۴ء بروز سہ شنبہ بعد صلوٰۃ الظهر

الفقیر قادری ابو الصالح محمد فیض احمد اویسی رضوی غفر له